

مکاتیب علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ

... بنام... مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ و ترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(سولہویں قسط)

﴿ مکتوب: ۲۶ ﴾

جناب صاحبِ فضیلت، اوصافِ جمیلہ سے متصف، محققِ راسخ، سید محمد یوسف بنوری حفظہ اللہ و رعایہ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! آپ کا والا نامہ موصول ہوا، میں علامہ مفتی مہدی حسن - اللہ تعالیٰ انہیں خیر
وعافیت کے ساتھ بقائے طویل عطا فرمائے۔ کی آمد سے حاصل ہونے والی مانوسیت میں آپ کا شریک
ہوں اور راہِ علم اور خدمتِ دین میں (آپ دونوں کے درمیان) باہمی تعاون اور اشتراکِ عمل پر مجھے
رشک آتا ہے، آپ سے ہمیشہ بابرکت دعاؤں کی توقع رکھتا ہوں۔

ہمارے گھر کے مالک نے اپنا گھر کسی اور شخص کو فروخت کر دیا ہے، اور نفع (میں اضافے)
کے شوق میں اسے منہدم کر کے نئے سرے سے تعمیر کا ارادہ رکھتا ہے، اس بنا پر اس نے مکان خالی کرنے
کا مطالبہ کیا ہے اور ہم اب تک مناسب گھر کرائے پر نہیں لے سکے۔ یہ معاملہ مکانات کے سخت بحران
کے ان لمحات میں بہت تکلیف دہ ہے، اللہ سبحانہ ہمارے لیے اس مہم کو آسان فرمائے۔ آپ کے خط کے
جواب میں تاخیر کا سبب یہی امید تھی کہ شاید (مکان کی تبدیلی کی صورت میں خط و کتابت کا) نیا پتہ ذکر
کر سکوں، لیکن تا حال ایسا نہ ہو سکا، اس لیے مزید تاخیر مناسب نہ سمجھی۔

(شاہ ولی اللہ) دہلوی (رحمۃ اللہ) کے متعلق کچھ کہنا خود میرے نفس پر شاق تھا، لیکن (خفی)
مذہب کو کمزور ظاہر کرنے کے لیے مخالفین ان کی تحریروں سے فائدہ اٹھاتے دکھائی دیتے ہیں، اس لیے
ان کے نقطہ ہائے نظر کے حوالے سے بعض حقائق کو واضح گاف کرنا پڑا۔ باقی (شاہ اسماعیل رحمہ اللہ کی

جس نے مصیبت زدہ کو صبر دلایا، اسے مثل مصیبت زدہ کے ثواب ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)

تالیف (عبققات^(۱)) کا عرصہ پہلے میں نے مطالعہ کیا ہے، کیوں کہ ”دار الکتب المصریة“ میں (اس کا نسخہ) موجود ہے، میں ”فتح الملہم“ کے واسطے^(۲) سے اس (کے مباحث) سے آگاہ نہیں ہوا، گزرے زمانے میں لوگ کہتے تھے: حکم اور حدیث کے معاملے میں تساہل صحیح نہیں۔^(۳) زیادہ سے زیادہ یہی ممکن تھا کہ جب تک کچھ کہنا ضروری نہ ہو تو خاموشی اختیار کر لی جاتی۔

مسئلہ تجلیات ان (شاہ صاحب) کی کتابوں میں بتکرار بیان ہوا ہے، میری رائے ہے کہ ایسے ذوقی علوم جن (کے کما تھا بیان) سے تعبیرات تنگ دامنی کا شکار ہو جاتی ہیں، انہیں اصحاب علم کے لیے چھوڑ دیا جائے اور اہل علم کے معیارات کے مطابق علوم نقلیہ و عقلیہ پر اکتفا کر لیا جائے۔ جو شخص بھی اپنی وسعت سے باہر مسائل و مباحث میں عقل کھائے گا تو تیمی اور دہلوی مناقضات میں مبتلا ہو کر رہے گا، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مصطفیٰ (ﷺ) کے طفیل ہماری رہنمائی فرمائے (آمین)۔

فقہ اسلامی کی تاریخ کے موضوع پر رنجوی^(۴) کی ”الفکر السامی“ چار حصوں میں بہت نادر ہے، اس کتاب کے مؤلف، وفتیات اور تراجم رجال کے حوالے سے کثرت اغلاط کے باوجود بہت سے پہلوؤں پر (اہل) مغرب سے مناقشہ کرتے ہیں، انہوں نے رومی قانون کی تقسیم کے طرز پر فقہ کو بچپن، جوانی، ادھیڑ پن اور بڑھاپے کے ادوار میں تقسیم کیا ہے، لیکن دور نبوت کو فقہ کا زمانہ طفولت شمار کیا ہے، جبکہ (صحیح معنوں میں) اپنے کہے کا فہم رکھنے والا ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ بہر کیف پھر بھی اس کتاب سے آگاہی فائدے سے خالی نہیں، البتہ جدیدیات اور تیمی شطیحات سے تاثر نے ان کی بعض خوبیوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ (۵)

اور ابوزہرہ^(۶) عصری حقوق کے طلبا کو ائمہ اعلام کے موروثی ذخیرے کے اہتمام کی جانب متوجہ کرنے کی بنا پر مجھے بھلے لگتے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے تمام اقوال پسندیدہ ہیں، (۷) اور ہمارے درمیان غائبانہ تعارف ہے۔ (۸)

مجھے ”تاریخ البخاری“ کے جزء دوم (دونوں قسموں) اور ابن فؤزک کی ”مشکل الحدیث“ کی ضرورت ہے۔ آپ کی مطلوبہ کتب بھی ان شاء اللہ! جلد ہی بھیجوں گا۔ ”عبققات“ اگر آپ کو بازار میں دست یاب نہ ہو تو اپنا ذاتی نسخہ۔ جیسے آپ نے پہلے کہا تھا۔ بھیجنے کا کوئی باعث نہیں۔ مولانا میاں کی جانب سے اپنی رائے کا کوئی جواب نہیں ملا، شاید وہ آپ سے براہ راست خط و کتابت کریں گے۔

امید ہے کہ آپ کے علمی عزائم تیز تر ہوں گے، خواہ مشکلات نا بھی پیش آئیں اور آرزوؤں کے پورا ہونے میں آ بھی تاخیر ہو؛ اس لیے کہ توفیق اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہوتی

جس نے خون معاف کیا، اس کا ثواب جنت ہی ہے۔ (حضرت محمد ﷺ)

ہے۔ عزیز احباب کو میرا سلام پہنچے، معزز و محترم بھائی! میں آپ سب کی دعاؤں کا متمنی ہوں۔

مخلص

محمد زاہد کوثری

۱۴ جمادی الثانیہ، سن ۱۳۶۸ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۶۳

پس نوشت: ”المحدث الفاصل“ کی عبارت کے حوالے سے آپ نے کیا عمدہ توجیہ پیش کی ہے! لیکن میں نے (مکتبہ) طاہرہ میں موجود جس نسخے سے یہ عبارت نقل کی ہے، اس پر حافظ عبدالغنی مقدسی (رحمہ اللہ) کا خط بھی ہے، لہذا ”ملائمۃ“ کو اس مفہوم پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ وہ انفرادی (روایات) کو قبول نہیں کرتے تھے، بلکہ ان روایات کو قبول کرتے تھے جنہیں ایک جماعت نے روایت کیا ہو۔ (۹)

حواشی

۱:- علامہ کوثری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”حسن التقاضی“ میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ پر نقد کے ضمن میں ”عبقات“ پر بھی تنقید کی ہے۔ محدثین و حنفیہ اور تصوف کے درمیان تطبیقی کوششیں کرنے والوں کے ہاں اس کتاب کی بہت اہمیت ہے، مجلس علمی کراچی نے سن ۱۳۸۱ھ میں یہ کتاب دوبارہ چھپوائی تھی، اور اس ایڈیشن پر حضرت بنوری رحمہ اللہ نے مقدمہ بھی لکھا اور کتاب کی تعریف کی، یہ مقدمہ مقدمات بنوریہ (ص: ۲۱۲-۲۱۹) میں درج ہے۔

۲:- مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے ”فتح الملہم“ (ج: ۲، ص: ۲۰۶) میں شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی ”عبقات“ سے تجلی کی بحث ذکر کی ہے، اور لگ بھگ سات صفحات پر مشتمل طویل اقتباس نقل کیا ہے۔

۳:- یہ قول مشہور ہے اور علمائے سلف کی ایک جماعت سے منقول ہے، امام عقیلی نے امام عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کا مقولہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ”حصلت ان لا یستقیم فیہما حسن الظن: الحکم والحديث“ (الضعفاء للعقيلي، ج: ۱، ص: ۹) یعنی ”دو چیزوں میں حسن ظن درست نہیں: حکم اور حدیث۔“

۴:- محمد بن حسن بن عربی کجی ثعالبی زینبی فاسی مالکی: نامور عالم، فقیہ اور مفسر تھے۔ اس آخری عہد میں مغرب کے نمایاں رجال کار میں شمار ہوتے تھے اور علوم دینیہ کی تجدید کے قائل تھے۔ سن ۱۲۸۱ھ میں ولادت ہوئی اور سن ۱۳۷۶ھ میں انتقال ہوا۔ دیکھیے: ”الأعلام“، زرکلی (ج: ۶، ص: ۹۶) اور ”تراجم ستۃ من فقہاء العالم الإسلامي“، شیخ عبدالفتاح ابو غدہ (ص: ۲۱۵ تا ۱۳۷)۔

۵:- شیخ عبدالفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ نے بھی ”تراجم ستۃ من فقہاء العالم الإسلامي“ میں اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ دیکھیے: (ص: ۱۸۷-۱۸۸)۔

۶:- محمد بن احمد بن مصطفیٰ ابو زہرہ: کبار فقہاء میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی بہت سی مفید تالیفات ہیں۔ سن

جس نے مسلمان بھائی سے برائی دیکھ کر پردہ ڈالا، اس پر خدا پردہ ڈالے گا۔ (حضرت محمد ﷺ)

۱۳۱۶ھ میں پیدائش ہوئی اور سن ۱۳۹۴ھ میں وفات پائی۔

علامہ کوثریؒ ان کے متعلق رقم طراز ہیں: ”جناب استاذ باکمال والائق، سید محمد ابو زہرہ، استاذ شریعہ کلیہ حقوق

قاہرہ۔“ (حسن النقاظی، ص: ۶۹)

مزید حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ”ابوزہرہ“، ابو بکر عبدالرزاق، ”الأعلام“، زرکلی (ج: ۶، ص: ۲۵-۲۶)

اور ”من أعلام الدعوة“، عبداللہ عقیل (ج: ۲، ص: ۷۱-۷۸)

۷:- بظاہر حضرت بنوریؒ نے علامہ کوثریؒ کے اپنی کتاب ”حسن النقاظی“ میں شیخ ابو زہرہؒ کی

تقریف کرنے پر ان سے استفسار کیا ہوگا، اور اس خط میں موصوف اس کا جواب دے رہے ہیں۔ علامہ کوثریؒ نے اسی مقام پر ائمہ اربعہ کے حالات اور علمی کارناموں پر شیخ کے سلسلہ کتاب کو بھی بلند الفاظ میں سراہا ہے۔

۸:- شیخ ابو زہرہؒ نے اپنے متعلق علامہ کوثریؒ کی تحریر پڑھ کر از خود ان سے ملاقات کی اور یوں باہم تعارف ہوا۔

بعد ازاں شیخ نے علامہ موصوف کے متعلق مشہور زمانہ مقالہ تحریر کیا تھا، جو ”مقالات الکوثری“ کی ابتدا میں چھپا ہوا ہے۔

۹:- علامہ کوثریؒ نے ”حسن النقاظی“ (ص: ۱۱) میں قاضی رامہرمزیؒ کی کتاب ”المحدث

الفاصل“ کے حوالے سے نقل کیا ہے: ”(رامہرمزی نے) عفان سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم کوفہ میں چار ماہ

مقیم رہے، چاہتے تو اس دوران ایک لاکھ احادیث لکھ سکتے تھے، لیکن ہم نے صرف پچاس ہزار کی مقدار احادیث ہی لکھیں،

(آگے زیر بحث عبارت کچھ یوں ہے: ”وما رخصنا من أحد إلا ما لأمة إلا شريكة، فإنه أبي علينا“، یعنی) اور ہم کسی

(کی روایات میں) سے انہی (روایات) پر راضی ہوئے جو امت کی تھیں، سوائے شریک کے کہ انہوں نے ہم پر کیم کی، اور

ہم کوفہ میں کسی کو کُن (ضبط و اتقان میں غلطی) اور (روایت احادیث میں) تساہل برتنے والا نہیں پایا۔“ علامہ کوثریؒ نے یہی

عبارت ”نصب الروایة“ کے مقدمہ ”فقہ اهل العراق وحديثهم“ (ص: ۵۱) میں بھی نقل کی ہے، حضرت بنوریؒ کو

اس عبارت کے ایک لفظ ”ما لأمة“ پر اشکال ہوا، چنانچہ حضرت ”نصب الروایة“ کے مقدمہ کے حاشیہ میں اس لفظ کی توجیہ

کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”مراد یہ ہے کہ کسی شخص یا اس کی روایات کو قبول کرنے کے حوالے سے ہم اسی پر راضی ہوتے تھے

جسے اُمت نے تلقی بالقبول بخشا ہو، اس مشکل شرط کو دیکھیے اور پھر (روایات کی) اس کثرت پر غور کیجیے، یہ نکتہ اہم ہے، اسے

سمجھ لیجیے۔“ ”حسن النقاظی“ میں علامہ کوثریؒ نے دوبارہ یہی عبارت بطور استشہاد پیش کی تو حضرت بنوریؒ نے اس

موقع کو مناسب جان کر اس کلمے کی دوسری قراءت ذکر کی، پیش نظر مکتوب میں علامہ موصوف نے حضرت کو اس کا مذکورہ

جواب دیا ہے، ”المحدث الفاصل“ کے مطبوعہ نسخے (ص: ۵۵۹) میں یہ عبارت یوں درج ہے: ”وما رخصنا من أحد

إلا بالإملاء إلا شريكة“۔ ڈاکٹر سعود سرحان نے مطبوعہ نسخے کی اس عبارت کو علامہ کوثریؒ کی ذکر کردہ عبارت سے صحیح قرار

دیا ہے، لیکن ہماری رائے میں کتاب کے اصل مخطوطات کی مراجعت کیے بنا کسی پہلو کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

(جاری ہے)

